روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 67 | بدھ 16 ذیقعدہ۔1417ھ 26 امان 1376ہش 26 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر ایک نہ ایک دن دنیا کی لذتوں کو چھوڑنا ہے

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پروانہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے متمّمہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں، کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو (دینی احکام) کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر (دینی احکام) کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (دینی احکام) تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں، لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے، تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ (-) اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ (-) پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے، تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے، تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے، تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 68)

خصوصی درخواست دعا

○ محترم ناظر صاحب خدمت درویشان اطلاع دیتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان ان دنوں بائیں آنکھ میں چھٹی نرو کے فالج کی تکلیف میں ہیں۔ ایک آنکھ بند کر کے پڑھیں تو ٹھیک ہے دونوں آنکھوں سے پڑھنے سے حروف۔ دو دو نظر آتے ہیں۔ اس باعث بائیں آنکھ پر Tape لگا رکھی ہے شوگر اور بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہے۔

ان کی بیگم سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ کو گھٹنوں میں درد اور مزمن الرجک کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے محترم صاحبزادہ صاحب اور ان کی محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں اوقات کی تبدیلی

مورخہ 30- مارچ 1997ء سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کے اوقات میں لندن ٹائم میں تبدیلی کی وجہ سے نیا شیڈول طے کیا گیا ہے۔ مارچ کے آخری اتوار سے لندن کا وقت ایک گھنٹہ پیچھے ہو جائے گا جس کی وجہ سے پاکستان اور لندن کے اوقات کا فرق 5 گھنٹے کی بجائے چار گھنٹے رہ جائے گا۔ 4- اپریل سے خطبہ 6 بجے شام کی بجائے 5 بجے شام کو آیا کرے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روزانہ پروگراموں کا نیا شیڈول ذیل کے مطابق ہوگا۔

اتوار شام چھ بجے۔ انگریزی دان دوستوں سے ملاقات (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

سوموار شام چھ بجے۔ ہومیو پیتھی پرانی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

منگل شام چھ بجے۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

بدھ شام چھ بجے۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

جمعرات شام چھ بجے۔ ہومیو پیتھی پرانی کلاس (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

جمعہ شام 5 بجے۔ خطبہ (دوبارہ رات 1 بجے اور اگلی صبح 11 بجے)

جمعہ شام سوا چھ بجے۔ اردو دان دوستوں سے ملاقات (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

ہفتہ شام چھ بجے۔ بچوں سے ملاقات (دوبارہ اگلی صبح 9 بجے)

خدا کی خاطر نیک نیتی کے ساتھ کام کرنے والا کامیاب ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

افسوس! حریت کے غلط معنے سمجھنے کی وجہ سے جماعت کے بعض لوگوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے جب ان کو کوئی کام سپرد کیا جاتا ہے تو بعض تو کہتے ہیں۔ ہم اس کام کے قابل نہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ ہمیں اس کام سے مناسبت نہیں۔ بعض کہتے ہیں یہ کام ہماری طبیعت کے مخالف ہے۔ حالانکہ ان کا یہ قول و فعل ان کی بیعت کے مخالف۔ ان کے ایمان کے مخالف۔ ان کے اس یقین کے مخالف ہے جس کے وہ مدعی ہیں۔ بیعت کے بعد تو مشکل سے مشکل کام پر ان کو لگایا جائے گا۔ اور ان کا فرض ہوگا کہ وہ اس کام کو بجا لائیں۔

اگر یہ نہ ہو۔ اور ہر شخص مشکل سے جی چرائے تو پھر مشکل کاموں کو کون کرے۔ اور پھر وہ حصہ خالی رہ جائے۔ جنگ میں کوئی پہلی لائن میں نہ جائے۔ دنیاوی معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ افسر جہاں کھڑا کرتا ہے وہاں کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ اور افسر کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ (دین حق) میں استعفیٰ کا کوئی طریق نہیں۔ دنیاوی جنگوں کے موقع پر بھی اگر کوئی شخص استعفیٰ پیش کرے۔ تو اس کو سزا دی جاتی ہے۔ حریت کا دعویٰ کرنے والی قومیں جو ذرا ذرا سی بات پر سٹرائیک کر دیتی ہیں۔ جنگ کے موقع پر کوئی استعفیٰ نہیں دیتیں۔ وہ فلسفی حکومتیں جن میں ہر ایک شخص مرضی کا مالک کہا جاتا ہے۔ ان میں جنگ کے موقع پر کوئی سپاہی استعفیٰ نہیں دیتا۔ اس وقت میں حریت کے دلدادے بھی اس خیال کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کوئی استعفیٰ وغیرہ نہیں رہتا۔ تو دینی حکومت جس میں پہلے ہی یہ قانون نہ تھا اس میں کیسے اب ہو سکتا ہے۔ جو ایسا کرتا ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ گناہ کرتا ہے۔ (صاحب ایمان) کا فرض ہے کہ اسے جس کام پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کو بجالائے۔ اس سے یہ نہیں سنا جا سکتا ہے کہ اس کو اس کام سے لگاؤ نہیں۔ اور وہ اس کام کا اہل نہیں۔ اگر فی الواقعہ وہ اہل بھی نہ ہوگا۔ اور محض خدا کے لئے اس

باقی صفحہ 7 پر

جب انسان کا وجود ایسا نافع اور سود مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

26- امان 1376 ہش — 26 - مارچ 1997ء

حقیقی وقفِ زندگی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا کہ حقیقی زندگی تو وہ ہے جو انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کردے اور اس میں کیا شک ہے کہ جب ہم خدا تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور ہمارے لئے ہر قسم کے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ عبادت کے لئے زندگی میں ہر قسم کی سہولت عطا کی ہے۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے ہر کام کو ایک رنگ میں عبادت بنا دینے کا موقعہ بھی دیا ہے تو پھر انسان اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کیوں نہ کرے۔ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہی کچھ کیا جائے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور اسی طرح کیا جائے جس طرح اس نے ہدایت دی ہے۔ کام کیسا بھی ہو اور کوئی بھی ہو۔ بظاہر دین کے ساتھ تعلق رکھتا ہو یا دنیا کے ساتھ، لیکن اگر خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کیا جائے تو اسے عبادت کہا جاسکتا ہے اور اسطرح عبادت کہنے سے ہم اپنے ہر کام کو صحیح رنگ میں کرنے پر عبادت بنا سکتے ہیں۔ عبادت صرف چند رسومات کے مترادف نہیں رہ جاتیں بلکہ انسان کی ہر حرکت اور اس کا ہر سکون اس کا ہر قول اور اس کا ہر فعل عبادت بن جاتا ہے اور یہی بات زندگی وقف کر دینے کے مترادف ہے خدا تعالیٰ کے لئے ہی زندگی وقف کردی جائے جب ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی شخص ہماری رہنمائی کرے۔ اور رہنمائی کرنے والا معاملات کو جانتا بھی ہو تو پھر ہمیں یہ بات نہایت آسانی سے سمجھ میں آجانی چاہئے کہ سب سے زیادہ جاننے بوجھنے والی ہستی تو خدا تعالیٰ کی ہے اسی کی رہنمائی کیوں نہ حاصل کی جائے۔ اسی کی رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کے تمام امور کو کیوں نہ سر انجام دیں۔ ایسا کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ کہ میرا دل میرے محبوب کا تخت ہے گویا کہ میرے دل میں وہی سمایا ہوا ہے۔ یوں لگتا ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چلاتا ہے۔ جو کہتا ہے میں وہ کرتا ہوں اور میرا سر اس کی راہ میں قربان ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے انسان پر اتنے احسانات کئے ہیں کہ اس کا ایک لمحہ بھی اس کے احسانات کے بغیر ممکن نہیں اس کے احسانات کے بغیر وہ سانس تک نہیں لے سکتا تو پھر انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کیوں نہ کرے۔

پس حضرت صاحب نے اپنے فارسی منظوم کلام میں زندگی کو حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ کے لئے وقف کردینے کی صورت یوں پیش کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کا دل خدا تعالیٰ کی تخت گاہ ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ آپ کے دل میں بسا ہوا ہے۔ اور چونکہ انسان کی زندگی کا دارومدار اس کے دل کی باتوں پر ہے۔ جس دل میں خدا ہو گا وہ تمام ایسی باتیں ہی کرے گا جن سے خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی منشا ظاہر ہوتی ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے چونکہ وہ اپنے ہر قدم کو کامیاب پائے گا اور ہر لمحہ اس کے لئے روحانی ترقیات کے دروازے کھلے ہونگے اس لئے وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے گا۔

حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ میری یہ کیفیت اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا شمار تک نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل جو مجھ پر وارد ہوتے ہیں۔ جن سے میں متمتع ہوتا ہوں وہ تو اتنے زیادہ ہیں کہ ان کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ کوئی لمحہ اور کوئی قدم ایسا نہیں جو خدا تعالیٰ کے احسانوں کے نیچے دبا ہوا نہ ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بات بیان فرما کر حضرت صاحب نے ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے ہم پر اتنے احسان ہیں تو ہمیں اپنی زندگی کو اسی کی رضا اور اسی کی منشاء کے مطابق بسر کرنا چاہئے اور ہمیں ہر وقت یہ محسوس ہونا چاہئے کہ ہم اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار رہیں۔

انسان کا اپنے آپ کو قربان کردینا ایک تو اس رنگ میں ہو سکتا ہے کہ واقعی وہ اپنی جان کھو بیٹھے اور دوسرے اس رنگ میں کہ وہ اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے مطابق کردے۔ گویا کہ اپنے وجود کو بیچ میں سے ہٹا لے۔ باتیں اور کام تو وہی کرے گا لیکن باتیں اور کام ایسی ہوں جو دراصل خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہوں اور کہا جاسکے کہ اسے خدا تعالیٰ ہی چلا رہا ہے۔

پس حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ حقیقی زندگی تو وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف ہو ہمارے سامنے ایک ایسی سچائی بن کر آتی ہے کہ اگر ہم اس پر غور کریں تو ہمیں اس کے بغیر چارہ بھی کوئی نہیں۔ اس کے بغیر ہماری زندگی میں کوئی لطف پیدا نہیں ہو سکتا۔ خدا کا ساتھ ہو۔ خدا کی رضا اور منشاء کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ یوں معلوم ہو کہ وہ ہماری انگلی پکڑ کر ہمیں چلا رہا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر انسان اور کس بات کی توقع کر سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اسے چاہئے بھی کیا۔ یہی حقیقی وقف زندگی ہے اور یہ ہم سب کے لئے زندگی کو بہتر بنانے کا طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

چھان پھٹک کر دوست بناؤ اور پھر ان کی قدر کرو
وہ بھی کام آئیں گے تمہارے تم بھی ان کے ساتھ رہو
دشمن کو دشمن کہنے سے دوری بڑھتی رہتی ہے
سب سے مل جل کر رہنا ہے سب کو دوست کہو

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

22-جنوری 1993ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔

جو خطوط مختلف ملکوں سے آرہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز رفتار کے ساتھ بڑی تیزی سے پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور احمدی [illegible] لکھ رہے ہیں کہ ہماری نئی نسلوں کو اب [illegible] ہے کہ نظام جماعت کیا ہے اور ایک ہاتھ پر ایک (امام جماعت) کے تابع رہ کر خدمت دین کرنا کس کو کہتے ہیں۔ اور نئے ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ عبادت کی طرف پہلے سے بہت بڑھ کر توجہ ہے۔ قربانی کی روح بیدار ہو رہی ہے۔ اور نئے ولولوں کے ساتھ' دلوں کے نئے تموج کے ساتھ جماعت شاہراہ (دین حق) پر آگے بڑھنے کے لئے پہلے سے زیادہ مستعدی سے قدم مار رہی ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور یہ جو سلسلہ شروع ہے (اللہ نے چاہا تو) یہ ابھی بہت آگے بڑھنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کچھ دوسرے پروگرام ہیں (اللہ نے چاہا تو) جو (خطبے) کے ساتھ ساتھ اگر پہلے یا بعد میں مناسب سمجھا گیا تو وقت بڑھا کر پیش کئے جائیں گے۔ بہرحال ایک بات قطعی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ وقت بھی بڑھے گا۔ اور دن بھی بڑھیں گے اور دل تو بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ احمدیوں کے دل تو بڑھانے کے لئے اور بڑھنے کے لئے بنائے گئے ہیں اور ابھی بھی اس تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آسمان سے باتیں کرنے لگے ہیں اور حقیقت ہے کہ احمدی دل آسمان سے باتوں ہی کے لئے تو بنائے گئے ہیں۔ اور یہ محض محاورہ نہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) کثرت سے تمام دنیا میں احمدی دل اللہ تعالیٰ کی آماجگاہ بن جائیں گے۔ اور جگہ جگہ خدا کی عظمت کے لئے احمدی دلوں میں عرش تیار ہوں گے اور دل بڑھنے کا انسانی محاوروں کی رو سے یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ واقعتاً دل اچھل کر آسمان تک جا پہنچے۔ ہمارا خدا اتنا مہربان ہے کہ وہ نیچے اتر کر ہم تک پہنچ کر دل بڑھاتا ہے اور ہمیشہ ہر عاجز کے ساتھ اس کا یہی سلوک رہا(-) جو شخص خدا کے حضور عاجزی کرتا ہے' انکسار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رفع ساتویں آسمان تک کر دیتا ہے۔ پس ہماری رفعتوں کا تعلق ہماری عاجزی اور انکسار سے ہے اللہ ہمیشہ شکر اور حمد کے ساتھ ہمارا سر اپنی چوکھٹ پر جھکائے رکھے۔ اور اسی اللہ کے حضور عاجزی اور انکساری میں تمام رفعتیں ہیں۔

جو خطوط مل رہے ہیں ان کی ساری باتیں تو آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا لیکن اتنے پیارے خطوط ہیں۔ ایسے عمدہ رنگ میں جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ (کہ ہر خطبہ میں) دل چاہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ان میں آپ کو بھی یعنی سب سننے والوں کو بھی شریک کروں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک احمدی رسالے میں ایک نوجوان احمدی شاعر کا ایک شعر پڑھا تھا۔ عبدالکریم قدسی صاحب ان کا نام ہے۔ ان کو جو مقطع تھا وہ مجھے بہت پسند آیا وہ شعر یہ تھا

آ تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو اب یہ ایک قدسی کے دل کی آواز تو نہیں رہی۔ اب تو لاکھوں دلوں سے یہی آواز اٹھ رہی ہے کہ

آ تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گئے
آ ہم سب کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو دعا کریں کہ واقعتاً سینے سے لگنے اور سینے سے لگانے کے سامان ہوں اور روحانی لحاظ سے تو جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) تمام احمدیوں کے دل ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ تمام احمدیوں کے سینے ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ مگر آجکل سینے سے لگانے کی باتوں کے ساتھ بعض بہت درد انگیز باتیں بھی ذہن میں آجاتی ہیں۔

وہ رات جب امریکہ میں پھلجھڑیوں کی رات تھی جبکہ ہر طرف خوشیوں کی پھلجھڑیاں چلائی جارہی تھیں۔ عراق پر آگ برسائی جارہی تھی۔ اور وہ عراق پر نہیں بلکہ ایک ارب مسلمانوں کے دل پر برس رہی تھی۔ مسلمانوں کی درد انگیز کیفیت کی طرف دھیان جاتا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں میں سے ہر ایک کو سینے سے لگا کر ڈھارس دوں اور تسلیاں دوں اور ان کو بتاؤں کہ آپ کمزور ہو چکے ہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین کمزور نہیں ہوا۔ آپ بکھر گئے آپ نے اپنے نفاق کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو کر اپنی خود غرضیوں میں پڑ کر جیسا کہ (کلام الٰہی) نے فرمایا تھا اپنی ہوا نکال دی ہے۔ رعب جاتا رہا ہے۔ لیکن دین محمد مصطفیٰ ﷺ کا رعب نہ مٹا ہے نہ مٹ سکتا ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قدسی میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی جو خاص اعزاز مجھے بخشے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ (-) رعب کے ذریعے میری نصرت کی جائے گی(-) اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رعب عطا فرمایا گیا تھا وہ رعب ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس دور میں آپ ﷺ کے غلاموں کے ذریعے وہ رعب پھیلتا چلا جائے گا۔ اور ہر براعظم پر وہ رعب ظاہر ہو گا۔ پس یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خدا کے منہ کی باتیں ہیں جو کبھی غلط نہیں ہو سکتیں کوئی دنیا کی طاقت ان باتوں کو تبدیل نہیں کر سکتی۔

پس میں یہ خوشخبری دیتا ہوں۔

اور ان کے دل بڑھانے کے لئے ان کی ڈھارس بندھانے کے لئے ان کو مطلع کرتا ہوں کہ (کلام الٰہی) میں ان سب بگڑے ہوئے۔ دکھے ہوئے ایام کی پیشگوئیاں پہلے سے موجود ہیں۔ اور ان قوموں کا بھی ذکر ہے جو اپنے تکبر میں دنیا میں خدا بن کر ظاہر ہونے پر خدا کے بندوں کو اپنے بندے سمجھنے لگی تھیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ ان قوموں کا ذکر ہے جن کو تکبر نے مصنوعی خدا بنا دینا تھا اور پھر خدا کے بندوں کو انہوں نے اپنا بندہ سمجھ لینا تھا۔ اور پھر ان کے انجام کا بھی ذکر ہے۔ پس یہ خیال نہ کریں کہ آج دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں مسلمانوں کو رگیدنے اور ان کو اپنے پاؤں تلے مسلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں اور ہمارا کوئی سہارا نہیں (دین حق) کا سہارا خدا ہے۔ اور وہ خدا ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہ کبھی بے سہارا چھوڑا نہ آئندہ کبھی بے سہارا چھوڑے گا۔ اس لئے ہرگز کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ آیت جس کی میں نے (-) تلاوت کی تھی وہ یہی مضمون پیش فرما رہی ہے۔ (-) کہ اے دنیا کی بڑی بڑی طاقتو تمہیں تکاثر نے اپنی حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ اپنی حیثیت کو بھلا بیٹھے ہو اپنے انجام کو دیکھنے کی استطاعت تم میں نہیں (-) ایسی غفلت جس میں انسان اپنے مفاد سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنی حیثیت سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنے آغاز سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنے انجام سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ فرمایا تم ایسی غفلتوں کے ذریعے ہلاک کئے جاتے ہو (-) تمہیں مال بڑھانے اور طاقتیں بڑھانے اور دنیا کی لذات بڑھانے کے جنون نے ایک دوسرے سے ان ساری دنیاوی نعمتوں اور طاقتوں میں آگے بڑھنے کے شوق نے حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ اور نتیجہ کیا ہے کہ فرمایا (-) یہاں تک کہ تم مقبروں تک پہنچ گئے ہو۔

یہ بڑی حیرت انگیز فصاحت و بلاغت کا مرقع آیت ہے۔ ویسے تو سارا کلام الٰہی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا۔ بعض دفعہ جیسا کہ خدا نے زمین میں خوبصورت پہاڑ بنائے ہیں ایک چوٹی سے بڑھ کر دوسری چوٹی آجاتی ہے اور اس سے بڑھ کر ایک اور چوٹی آجاتی ہے۔ پس کلام الٰہی کی سیر کے وقت ایسے ہی مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر ارفع آیت اپنا حسن دکھاتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ ہمیں بعض بلندیوں کا شعور عطا ہوتا ہے تو اچانک ایک آیت عام سطح سے اٹھ کر بلند ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگتی ہے۔ سب آیات الٰہی میں رفعتیں ہیں۔ لیکن ان رفعتوں کو سمجھنے کی استطاعت نہیں ہوتی۔ اس لئے جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس آیت میں غیر معمولی رفعت پائی جاتی ہے تو (اللہ پناہ دے) یہ مطلب نہیں کہ کلام الٰہی میں دوسری آیات ادنیٰ درجہ کی ہیں بلکہ بعض لمحات ایسے ہوتے ہیں بعض کیفیات ایسی ہوتی ہیں جن میں جب ان آیات کا مطالعہ کیا جائے تو نئی شان اور نئی رفعت کے ساتھ ہمارے سامنے نمودار ہوتی ہیں پس اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب اس آیت پر میری نظر پڑی تو میں سمجھا بلکہ یقین ہوا کہ آج کل کے حالات پر یہ آیت خوب چسپاں ہو رہی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اے انسان تو قبر تک جا پہنچے گا۔ فرمایا اے طاقتو تم مقابر تک جا پہنچو گی۔ یعنی ایک ملک میں ایک قبر یا قبرستان تک کی بات نہیں یہ تو ہر براعظم میں بعض مقابر بننے والے ہیں۔ اور ان بڑی بڑی طاقتوں کو جب خدا کی سزا زمین کے ساتھ ہموار کر دے گی اور ان کے تکبر کو توڑ کر پارہ پارہ کر دے گی تو ان کے مقابر بھی تمام عالم میں بکھرے ہوئے دکھائی دیں گے۔ کیونکہ جہاں جہاں خدا کے بندوں کو یہ غلام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ غلام بنا کر اس وقت تعلی کی خاص کیفیت میں مبتلا ہیں۔ ہر ایسے ملک میں ان کا بدانجام دیکھا جائے گا۔ اور تمام ایسے ممالک میں تکبرات کے مقابر بننے والے ہیں۔ یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے جس کا تعلق کسی مسلمان کے انتقامی جذبے سے نہیں۔ کسی نفرت سے نہیں بلکہ مسلمان نے تو ان تمام مظالم کے باوجود اگر وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا غلام ہے تو تمام عالم کے لئے رحمت ہی بننا ہے اور رحمت کے جذبات لے کر ہی دنیا میں نکلنا ہے۔ لیکن جب رحمتوں کو دھتکار دیا جائے جب محبت کا جواب نفرت سے دیا جائے تو یہ آسمان سے خدا کے فیصلے ہیں کہ وہ نفرتوں کا سر توڑا کرتا ہے۔ ورنہ یہ دنیا رہنے کے لائق نہ رہے۔ یہ سارے سمندر ایسے کڑوے ہو جائیں کہ ان میں زندگی کی کوئی صورت بھی پنپنا ممکن نہ رہے۔ پس یہ تقدیر الٰہی کی باتیں ہیں وہ ضرور تکبر کے سر توڑا کرتا ہے تاکہ اس کے بندے اسی کے بندے بن کر رہیں۔ پس کسی جذبہ انتقام کی رو سے میں یہ بات نہیں کر رہا۔ ایک ایسی حقیقت ہے جو دائمی سچائی ہے۔ جس حقیقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی قومیں پہلے بھی آئی ہیں۔ پہلے بھی ان کے دماغ حقیقت میں تو نہیں مگر اپنے وہم اور اپنے خیال میں آسمانوں سے باتیں کیا کرتے تھے۔ پہلے بھی تو فرعون پیدا ہوئے۔ انہوں نے بھی تو خدائی کے دعوے کئے تھے لیکن ذاتی استطاعت یہ تھی کہ ایک مینار کی حد تک ان کی ذہن کی بلندی جا سکی اور یہ حکم دیا کہ ایک اونچا سا مینار بنا دو تاکہ اس پر چڑھ کر میں دیکھوں کہ موسیٰ کا خدا کہاں ہے؟ پس ایسے ہی فراعین پہلے بھی پیدا ہوئے اب بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ آئندہ بھی شاید ہوں لیکن خدا تعالیٰ نے کلام الٰہی میں متفرق جگہوں پر بڑے کھلے الفاظ میں ان حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور ان فراعین کے تکبر کے پارہ پارہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ تعلیاں یہ خوش فہمیاں یہ دنیا کے سامنے اپنی انا کے قصے' اپنی بڑائی کے تذکرے۔ یہ سب آنی فانی چند دنوں کی باتیں ہیں۔ یہ ضرور لازماً آسمان کی پکڑ کے نیچے آئیں گے اور خدا کا کلام ضرور پورا ہو گا۔

OOO

ایک اچھی بات

بخشش کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے۔ اور زیادہ ملے۔ اس کی تحصیل کے لئے پنجگانہ عبادت بھی ہے۔ تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگیں۔

جو قربانی خدا کیلئے کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی بلکہ اس سے ہمیشہ کی بقا حاصل ہو جاتی ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد زکریا ورک کینیڈا

محمد ابن زکریا الرازی

درج ذیل مضمون مکرم مولانا نسیم مہدی مربی انچارج کینیڈا کی وساطت سے ملا۔

(ادارہ)

آپ دنیائے اسلام کے قرون وسطیٰ (چھٹی صدی سے پندرھویں صدی) میں سب سے عظیم کلینکل فزیشن تھے۔ مغرب و مشرق میں آپ کے عظیم نام سے دنیا واقف تھی علم طب میں آپ کی اتھارٹی بو علی سینا کے بعد دوسرے نمبر پر ہے مگر Observational Powers میں آپ ابو علی سینا پر فوقیت رکھتے تھے آپ ایک مانے ہوئے فزیشن فرسٹ اور فرسٹ ریٹ کیمیا دان تھے آپ کا لاطینی نام Rhazes تھا آپ کی علمیت اور خداداد قابلیت کے مغربی مصنفین اور دانشور اس قدر قائل تھے کہ انہوں نے آپ کو Arabic Galen کے لقب سے نوازا تھا۔

ابو بکر محمد ابن زکریا الرازی کی پیدائش رے (موجودہ طہران) کے مقام پر ہوئی۔ جب آپ نے زندگی کے تیسویں زینہ پر قدم رکھا تو موسیقی کی بجائے علم کیمیا پر ریسرچ کا کام شروع کیا۔ موسیقی میں آپ کو طنبورے پر دسترس حاصل تھی۔ آنکھوں میں بینائی جب ایک کیمیائی تجربہ کی بناء پر کمزور ہو گئی تو علم کیمیا کو خیرباد کہہ کر علم طب کی طرف اپنی تمام توانائی مبذول کر دی۔ جلد ہی آپ کی شہرت چاردانگ عالم میں پھیل گئی اور آپ کو رے (طہران) کے عوامی ہسپتال کا ڈائریکٹر بنا دیا گیا۔ پھر اس کے بعد آپ بغداد (عراق) کے بڑے ہسپتال کے ڈائریکٹر ان چیف مقرر ہوئے۔

آپ کو علم طب کی تدریس پر اتنا عبور حاصل تھا کہ لوگ دور دور کے شہروں سے آپ سے اکتساب علم کرنے کے لئے کھنچے چلے آتے تھے آپ اپنے شاگردوں اور مریضوں سے بہت الفت سے پیش آتے تھے آپ نے میڈیسن پر بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ جب آنکھوں میں بینائی کمزور ہو گئی تو بغداد سے رے واپس نقل مکانی کر گئے۔

کہتے ہیں کہ جب آپ کو خلیفہ بغداد نے حکم دیا کہ شہر میں آب ہوا کے لحاظ سے بہترین جگہ تلاش کرو جہاں ہسپتال تعمیر کیا جا سکے تو رازی نے انتخاب کے لئے جو طریقہ آزمایا اس کی آجکل کے متعدی امراض کے محققین بھی تصدیق کرتے ہیں رازی نے بغداد کے مختلف حصوں کو نظر میں رکھتے ہوئے ہر جگہ گوشت کا ٹکڑا لٹکا دیا جس علاقہ میں گوشت سب سے بعد میں خراب ہوا وہاں آپنے ہسپتال تعمیر کرانے کی رائے دی۔

اپنے وقت کے عظیم عالم اور دانشور ابو ریحان البیرونی نے آپ کی کتابوں مقالات اور سائنسی مضامین کی جو کیٹالاگ تیار کی تھی۔ اس کے مطابق رازی کے علمی شاہکاروں کی تعداد 184 بنتی ہے ان میں سے اکثر کتابیں اب دستیاب نہیں ہیں مگر چند ایک ابھی بھی محفوظ ہیں کتابوں کی یہ فہرست جرمنی سے 1924ء میں مندرجہ ذیل عنوان سے شائع ہوئی۔

Al-Biruni als quelle fur das leben and die schiften al-Razi

البیرونی نے جو فہرست تیار کی اس میں انہوں نے اپنی تصنیفات کی فہرست بھی شامل کی جو انہوں نے 1036ء تک تحریر کی تھیں۔

الحوی... شاہکار کتاب

آپ کی شاہکار کتاب الحوی Continens جو دراصل میڈیسن کا انسائیکلوپیڈیا ہے مغرب کے میڈیکل سکولوں میں ایک عرصہ دراز تک ٹیکسٹ بک کے طور پر پڑھائی جاتی رہی۔ ایک اور کتاب کتاب الجدری والحسبہ

Treatise on Smallpox and Measles

بھی میڈکل کالجوں میں لازماً پڑھی جاتی تھی۔ یہ کتاب آخری بار یورپ میں 1745ء میں شائع ہوئی علم کیمیا پر کتاب

Secret of Secrets

"سرالاسرار" بھی بہت مشہور تھی مشرق و مغرب میں آپ کے نظریات کا اثر لازوال ہے۔

الرازی کے ایک استاد کا نام علی ابن الطبری تھا۔ ان کے والد ربان الطبری نے نویں صدی میں پہلی مرتبہ بطلیموس کی کتاب Elements المجسطی کا ترجمہ عربی میں کیا۔ علی ابن الطبری کی کتاب فردوس الحکمہ" میڈیسن پر بہت مشہور کتاب ہے الرازی خود ایک مانے ہوئے کیمسٹ اور فرسٹ تھے آپ مشہور مسلمان عالم باطنی کے ہم عصر تھے فردوس الحکمہ" کے 360 ابواب ہیں جن میں آخری 36۔ ابواب میں ہندوستانی طریقہ علاج بیان کیا گیا تھا۔

الرازی کو اسلامی دنیا کا سب سے بڑا Clinical اور Observational فزیشن مانا جاتا ہے۔ آپ کو مرض کی تشخیص اس کی علامات کا تجزیہ اس کا علاج اور دوائی تجویز کرنے کا جو ملکہ حاصل تھا اس کی بناء پر آپ اطباء میں عظیم مانے جاتے تھے۔ مغربی سکالر E.G.Brown نے 1921ء میں لندن سے ایک کتاب Arabian Medicine شائع کی جس میں رازی کی زندگی اور کارناموں پر مبسوط بحث کی گئی ہے۔

کتاب المنصور

زکریا الرازی اناٹومی میں بھی مہارت رکھتے تھے آپ نے اس فیلڈ میں دوسرے مسلمان اطباء کی طرح Galen جالینوس کی روایت کو برقرار رکھا۔ آپ کی کتاب المنصور میں مذکور بہت سارے واقعات سے آپ کے علم الاعضاء پر دسترس کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب لاطینی میں

Liberad Almansorem

کے عنوان سے دس جلدوں میں شائع ہوئی آپ کی شہرت یورپ میں چیچک اور خسرہ پر کتابوں کی وجہ سے بہت ہوئی یہ کتابیں یورپ میں اٹھارھویں صدی تک شائع ہوتی رہیں اس کے علاوہ میڈیسن پر درج ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں۔

Compendium Sufficient The Guide Splendid, Introduction

کتاب المنصوری کے لاطینی ترجمہ کا وہ باب جو علم Physiognomics پر ہے وہ الگ کتابی صورت میں جمال احکام الفراسہ Aleppo سے 1929ء میں شائع ہوا۔ یہ کتاب آپ نے خلیفہ بغداد "المنصور" کے نام سے معنون کی تھی۔

کتاب الحوی عربی زبان میں آپ کی سب سے ضخیم کتاب ہے مغرب میں یہ بارھویں صدی سے لے کر سترہویں صدی تک (پانچ سو سال) بطور درسی کتاب کے پڑھی جاتی تھی اس دور میں الرازی اور شیخ الرئیس ابن سینا کو بقراط اور گیلن سے زیادہ عزت دی جاتی تھی الحوی کی اہمیت کا اندازہ Elgwood کی کتاب "اے میڈیکل ہسٹری آف پرشیا" سے ہوتا ہے یہ کتاب اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ کو تمام یونانی سائنسی علوم پر عبور حاصل تھا الحوی بیس جلدوں پر مشتمل ہے اور میڈیسن میں صدیوں تک ماسٹر پیس رہی اس کا لاطینی میں ترجمہ اٹلی کے بادشاہ Charles of Anjou 1220-1285 کے حکم پر 1279ء میں Continens کے عنوان سے شائع ہوا۔

الرازی بلاشبہ Psychosomatic میڈیسن اور سائیکالوجی میں بھی ماہر تھے آپ نے روح کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ جسم کی بیماریوں کا بھی علاج کیا آپ نے دونوں قسم کے عوارض کی تشخیص کی اور ان کا علاج کیا۔ آپ نے روح کے عوارض پر ایک مقالہ لکھا اور بتلایا کہ کس طرح نفسیاتی بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے جو انسان کے جسم اور دماغ کو ہلاک کرتی ہیں ایک کتاب

Spiritual Physick of Rhazes

کے بیس ابواب ایسی بیماریوں سے متعلق ہیں جو انسان کے جسم اور روح کو لاحق ہوتی ہیں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ لندن سے 1950ء میں A.J.Arberry نے شائع کیا۔

زکریا الرازی پہلے فزیشن تھے جس نے چیچک کی بیماری کی تشخیص کی نیز الکحل کے انٹی سیپٹک ہونے کا ذکر بھی آپ نے کیا۔ مرکری (پارہ) کے جلاب کے طور پر استعمال کا ذکر بھی آپ نے کیا جس کو قرون وسطیٰ میں آپ کے لاطینی نام یعنی Album Rhazes کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ چیچک پر آپ کی کتاب کو اسلامی میڈیسن کا شاہکار قرار دیا جاتا ہے آپ نے اس کے علاوہ

Gynaecology, Obstetrics, Opthalmic surgery

کے موضوعات پر بھی بہت کچھ تحریر کیا چیچک اور خسرہ میں فرق آپ نے بیان کیا۔ نیز گردوں اور مثانہ میں پتھروں کا پایا جانا بھی سب سے پہلے آپ نے بیان کیا۔ علم جراحی میں ڈورا یا بتی Seton جو زخم میں رکھی جاتی ہے تا زخم کھلا رہے اور مادہ بہتا رہے اس کا استعمال بھی پہلی بار آپ نے کیا۔ بخار میں مریض کو ٹھنڈا پانی پلانا آپ نے شروع کیا۔

قرون وسطیٰ میں میڈیکل سٹوڈنٹ اپنی تعلیم کا آغاز بقراط کی کتاب Aphorisms سے شروع کرتا تھا پھر وہ حنین ابن اسحاق کی کتاب Questions کے ساتھ الرازی کی کتاب Guide کا مطالعہ کرتا نیز ثابت ابن قری کی کتاب Treasury پڑھتا اس کے بعد الرازی کی کتاب المنصور پڑھتا پھر گیلن کی کتاب Sixteen Treatises پڑھتا اور اس کے بعد الرازی کی کتاب الحوی اور آخر پر شیخ الرئیس بو علی سینا کی کتاب "الشفاء" کا مطالعہ کر کے اپنا کورس مکمل کرتا تھا کتاب الشفاء پر سب سے زیادہ وقت دیا جاتا تھا کیونکہ یہ میڈیکل انسائیکلوپیڈیا تھا جس کو ازبر کر کے طالب علم فزیشن بنتا تھا۔ یہ دور مسلمانوں کا سائنسی دریافتوں کا سنہری دور تھا جبکہ اس دور کو یورپ میں Dark Ages کہا جاتا ہے کیونکہ پانچویں صدی سے دسویں صدی تک یورپ میں علم کا بول بالا نہ تھا اور لوگ جہالت کے تاریک دور میں سے گزر رہے تھے ایک مصنف نے لندن سے 1967ء میں کتاب شائع کی جس کے مطابق ابن سینا کی بعض کتابوں کے ابواب الرازی کی کتابوں کو سامنے رکھ کر لکھے گئے۔

A Catalogue of Arabic Manuscripts on Medicine and Science...by A. Z. Iskander

الرازی بطور کیمیادان

اسلامی تاریخ میں اکتساب علم کو بہت اہمیت دی جاتی رہی۔ قرآن پاک علم اور عالم کی اہمیت پر بہت زور دیتا ہے نبی کریم ﷺ بھی علم کی افادیت سے بخوبی واقف تھے۔ اور فرمایا اطلبو العلم من المهد الی اللحد۔ علم کیمیا کی آپ حضور نے سرپرستی کی نیز حضرت علیؓ کی اولاد میں سے جعفر الصادق کے ایک شاگرد جابر ابن حیان کو مغرب اور مشرق میں علم کیمیا کا سب سے عظیم ماہر Teacher Par excellence مانا جاتا ہے مغرب میں آپ کا نام Geber ہے۔

زکریا الرازی نے بھی علم کیمیا پر اپنا زبردست اثر چھوڑا۔ مثلاً آپ نے دھاتوں کی سلفر' مرکری تھیوری میں نمکیات کا اضافہ کیا الرازی کے نظریہ کے مطابق تمام اجسام اور اشیاء نہ نظر آنے والے سالموں (ایٹمز) سے بنتے ہیں ان ایٹم کے درمیان جگہ خالی ہوتی ہے ان ایٹم کا ایک خاص سائز ہوتا ہے ماڈرن فزکس میں Matter کے سٹرکچر کا نظریہ رازی کے نظریہ سے بالکل مطابقت رکھتا ہے۔ الرازی نے اپنی کیمیا کی کتاب "سرالاسرار" میں علم کیمیا کے قوانین اور ٹیکنیک پر سیر حاصل بحث کی ہے اس کتاب میں انہوں نے

(a) Chemical Substances

(b) Chemical reactions

(c) lab Appratus اور (c) کو بہت دلکش اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد خادم

مہنگائی کا علاج!

الفضل مورخہ 17 دسمبر 1996ء میں ایک مضمون "مہنگائی کی لہر" پر قارئین کرام کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ مسئلہ ماہرین اقتصادیات کی توجہ کا طالب ہے اور انہیں اس معاملہ میں حکومت اور عوام الناس کی رہنمائی کا فرض ادا کرنا چاہئے۔ فی الوقت خاکسار چند ایسی باتیں عرض کرنی چاہتا ہے جن کو اپنا کر اگر ہم گرانی کو ارزانی میں تبدیل کرنے کے قابل نہ بھی ہو سکیں مگر "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کے مصداق مہنگائی کے بے لگام اور منہ زور گھوڑے کو کسی حد تک قابو میں لانے کے لئے کچھ نہ کچھ ہاتھ پاؤں ضرور مار سکتے ہیں۔

میرے نزدیک اس بارہ میں بنیادی اہمیت کی بات سادگی اور سادہ طرز زندگی کو اختیار کرنا ہے۔ ہم اکثر دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے تکلفات میں پڑ جاتے ہیں جو بعد میں ہمیں کئی قسم کی پریشانیوں سے دوچار کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چادر کو دیکھ کر پاؤں پھیلانے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اور محض جذبات کی رو میں بہہ کر اپنے گھریلو بجٹ کو غیر متوازن نہیں کر لینا چاہئے۔ سادہ زندگی پر زور دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے امام الثانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے 1935ء میں فرمایا کہ:۔

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں"۔
(الفضل 12 جون 1935ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔
"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے"۔ (الفضل جلد 24 نمبر 91)

ایک موقع پر آپ نے احباب جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔
"اپنے حالات زندگی میں ایسی سادگی اختیار کرنی چاہئے کہ زمانہ کا رنگ کیسا ہی بدل جائے انہیں کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہ ہو"۔ (الفضل جلد 31 نمبر 121)

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ:۔
"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے، جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے"۔ (الفضل جلد 23 نمبر 141)

سادہ زندگی کے بارے میں ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:۔
"ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے"۔ (الفضل 8 فروری 1936ء)

لباس کے معاملہ میں سادگی سے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

"لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو لیکن عام طور پر لباس کے عام معنی زینت سے نکل کر فخر اور فیشن کی طرف چلے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بناتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی کو یہ دکھائیں کہ تمہارے جیسا کوٹ ہم نے بھی بنا لیا ہے.... جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں وہ ان کے خراب ہو جانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں ... لباس میں ایسا تکلف جو انسان میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے سخت ناپسندیدہ اور فتنے پیدا کرنے والا ہے"۔ (خطبہ 4 فروری 1938ء بحوالہ مطالبات تحریک جدید صفحہ 34)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ارشادات میں تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت کے احباب کو سادہ زندگی اختیار کرنے کی جو ہدایات دیں وہ انسانی زندگی اور معاشرت کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں مثلاً شادی بیاہ، زیورات، علاج معالجہ میں سادگی، سینما بینی سے اجتناب، جہیز اور حق مہر میں سادگی، مکانات کی آرائش و زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع کرنے کی عادت کا ترک کرنا وغیرہ۔ پس اگر ہم اپنے مزاج اور عادت میں سادگی کا رنگ بھر لیں تو یقیناً ہماری زندگی بہت خوش گوار اور آسان ہو سکتی ہے۔ چند ایسی ہی عادات کے حوالے سے بعض امور مثال کے طور پر پیش کر رہا ہوں جو یقیناً قارئین الفضل کے لئے اپنے اپنے حالات کے مطابق مزید امور میں فائدہ کا موجب ہوں گے۔

پہلی بات تو یہی سادگی کو اپنانے اور سادہ زندگی بسر کرنے کی عادت ہے۔ قیمتی اشیاء مثلاً قلم، بال پوائنٹ پنسل، گھڑیاں جب گم ہو جاتی ہیں تو افسوس بھی ہوتا ہے اور دولت کا ضیاع بھی۔ اس لئے اگر نسبتاً ارزاں اور سستی مگر بے عیب اور دیدہ زیب چیزیں جو حسن و سادگی کا امتزاج رکھتی ہوں ان کے استعمال کی عادت ڈالی جائے تو بھی مہنگائی کے بڑھتے ہوئے بوجھ کو کچھ نہ کچھ کم کیا جا سکتا ہے۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے:۔

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغر جم سے مرا جام سفال اچھا ہے

اسی طرح سادہ کھانا اور ONE DISH یعنی ایک سالن اور ایک ہی کھانا کھانے کی عادت جیسا کہ اوپر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات میں مذکور ہے بے شمار فوائد کی حامل ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اجتماعی تقریبات اور دعوتوں میں ہم بہت سا کھانا ضائع کرتے ہیں۔ اگر کھانا ترتیب دینے اور کھانا کھانے میں ہم احتیاط، سلیقہ شعاری اور بھوک رکھ کر کھانے کی عادت اپنا لیں تو دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ ہمارا وطن عزیز تیس ارب ڈالر کا مقروض ہے ایسی قرض کے بوجھ تلے دبی ہوئی قوم کو یہ بات ہرگز زیب نہیں دیتی کہ ہم ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور فیشن کے طور پر اپنے اخراجات میں خواہ مخواہ اضافہ کرتے چلے جائیں۔ ایک لباس ہی کی مثال لیجئے جس کا اوپر حضرت صاحب کے فرمودات میں ذکر آ چکا ہے چار چار پانچ پانچ جوڑے ہمارے پاس پہننے کے لئے موجود ہوتے ہیں اور ابھی خاصی اچھی حالت میں ہوتے ہیں کہ مزید نئے خرید لئے جاتے ہیں۔ اب موسم گرما آنے والا ہے ہم ہر مہمان کی آمد پر کوکا کولا یا پیپسی وغیرہ کی بوتلوں سے مہمان کی تواضع کرتے ہیں جبکہ صرف پانچ روپے کی چینی اور لیموں سے سکنجبین بنا کر ہم دس مہمانوں کو فرحت پہنچا سکتے ہیں مگر اس کی بجائے ہم دس بوتلوں پر اسی روپے محض فیشن کے طور پر خرچ کر دیتے ہیں حالانکہ لیموں کا مشروب غذائیت اور تسکین خاطر کے اعتبار سے کہیں زیادہ مفید اور صحت افزا بھی ہوتا ہے۔ اب علاج معالجہ کی مثال لیجئے ہمارے اطباء، معالجین اور ڈاکٹر صاحبان کو ارزاں اور سستے نسخے لکھنے چاہئیں اور کوشش کرنی چاہئے کہ غریب اور متوسط طبقہ پر کم سے کم بوجھ پڑے اس سلسلہ میں عوام الناس میں یہ شعور بیدار کرنا چاہئے کہ انہیں بیماری کے آغاز ہی میں علاج شروع کر دینا چاہئے تاکہ کم خرچ اور کم وقت اور صحت کے کم سے کم نقصان کی حالت میں ہی مرض کا قلع قمع ہو جائے اور بعد کی لمبی پریشانی اور بھاری اخراجات سے بچا جا سکے۔ علاج معالجہ کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ہومیو پیتھی طریق علاج پر جو لیکچرز دے رہے ہیں دنیا بھر کے غریب عوام کے لئے یہ ایک عظیم چشمہ فیضان ہے اور بنی نوع انسان پر آپ کا بڑا احسان ہے۔ ہم احمدی بالخصوص فیضان امام کے اس چشمہ سے سیراب ہو کر اپنے اہل و عیال کو اپنی مدد آپ کے تحت ہومیو پیتھی کے انتہائی سستے علاج سے بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور ڈاکٹروں کی بھاری فیسوں اور ناقابل برداشت مہنگی ادویہ کا بوجھ ہلکا کر سکتے ہیں اس تعلق میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اگر اپنی کم فہمی سے ہم صحیح ہومیو پیتھی دوا کا انتخاب نہ کر سکیں تو ہمیں بلا تاخیر دیگر ماہر معالجین اور مستند ایلو پیتھک ڈاکٹروں سے رجوع کرنا چاہئے تاکہ بیماری کے دشمن سے جلد تر نجات حاصل کر سکیں۔ پھر غذا کو متوازن بنانے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے پھل اور سبزیاں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بازار سے ہمیشہ سبزیاں اور پھل خریدنا بہت ہی مہنگا پڑتا ہے اگر ہم گھر کے خالی کونوں کھدروں میں کدو کی ایک دو بیلیں، کریلے کی چند بیلیں، بھنڈی توری کے چند پودے اگا لیں تو مفت میں سبزیاں حاصل کر سکتے ہیں اور اسی طرح حضرت صاحب کی مبارک تحریک کی تعمیل کی سعادت حاصل کرتے ہوئے ایک امرود کا پودا، ایک کنوں کا اور ایک لیموں کا پودا لگا لیں تو ہر گھر کے افراد مفت میں پھل کھا سکتے ہیں۔ یہ دیکھ کر بڑی حیرت اور تعجب ہوتا ہے کہ دیہاتوں میں ان دنوں چھوٹے کاشتکاروں نے اپنی زمینوں میں دالیں اور سبزیاں اگانی بند کر دی ہیں یوں وہ بھی بازار کی مہنگی سبزیوں پر انحصار کر کے مہنگائی کے عفریت کو توانائی بخشنے کا موجب بن رہے ہیں۔ اگر ہر علاقہ کے چھوٹے بڑے تمام زمیندار اور کاشتکار اپنی زمینوں میں اور دیگر لوگ اپنے گھروں میں سبزیاں کاشت کرنی شروع کر دیں تو ہر منڈی اور بازار میں لازماً سبزیوں کے نرخ بہت گر جائیں گے اور جو لوگ اپنی سبزیاں، دالیں اور اگائیں گے وہ اپنی مدد آپ بھی کر رہے ہوں گے۔ ملک کی خدمت بھی کر رہے ہوں گے اور منڈی میں سبزیوں اور دالوں کے نرخ کم کر کے غریب عوام کی دعائیں بھی لیں گے۔

اس کے علاوہ بعض معاملات میں ہماری غفلت بھی ہمارے گھریلو بجٹ کا گراف بلند کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ مثلاً ایک کمرہ سے کوئی چیز تلاش کرنے کے لئے ایک بلب جلایا۔ مطلوبہ چیز تلاش کرنے کے بعد ہم اس بلب کو بجھائے بغیر دوسرے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں یا کسی پسندیدہ پروگرام کو دیکھنے کے لئے ٹی وی آن کیا ہے وہ پروگرام دیکھ کر اٹھ گئے اور ٹی۔وی اسی طرح چلتا رہا یوں گھنٹوں بجلی کا ضیاع ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح اول تو سٹریٹ لائٹ یا گھر کے بیرونی گیٹ پر روشنی کا انتظام کم کم ہی ہوتا ہے حالانکہ یہ بے حد ضروری ہے اور جہاں کہیں ایسی روشنیوں کا انتظام خوش قسمتی سے موجود ہے وہاں دیکھا گیا ہے کہ یہ روشنیاں خاصا دن چڑھے تک جلتی رہتی اور ہمارے ماہانہ بل میں اضافہ کرتی رہتی ہیں لہٰذا انہیں طلوع آفتاب کے ساتھ ہی گل کر دینا چاہئے۔ دور حاضر کی ایک بہت ہی مفید اور انسان دوست نعمت ٹیلی فون ہے اندرون ملک و بیرون ملک ٹیلی فون کرتے وقت یار لوگ رسمی انداز میں پرسش احوال کرتے کرتے "پھر اور کیا حال ہے" کا بار بار تکرار کرتے ہوئے خاصا بل بڑھا لیتے ہیں حالانکہ ٹیلی فون کسی ضروری بات اور فوری اور ہنگامی قسم کے کام کے لئے استعمال کرنا چاہئے اور نپے تلے ضروری جملوں میں پیغام دینے یا لینے کے فوراً بعد بند کر دینا چاہئے پھر ہمارے ہاں تو خط کا کام بھی فون سے نکالتے ہیں جہاں کوئی فوری نوعیت کا کام نہ بھی ہو اور خط و کتابت کے ذریعہ پیغام رسانی ہو سکتی ہو وہاں بھی بلا ضرورت فون پر بات کر کے فضول خرچی اور بے جا اسراف سے کام لیا جاتا ہے حالانکہ وہی روپے بچا کر ہم اپنا چندہ ادا کر سکتے ہیں دودھ اور بجلی یا ٹیلی فون ہی کا بل ادا کر سکتے ہیں کسی غریب یا بیمار کی خدمت کر سکتے ہیں وغیرہ۔

اپنے ماہانہ بجٹ کا گراف گرانے سے متعلق ہمیں چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو چھوٹی کی بجائے ہر چیز کی بڑی پیکنگ خریدیں کیونکہ تقریباً ہر چیز کی بڑی پیکنگ نسبتاً سستی پڑتی ہے۔ اس طرح اگر دس مختلف چیزیں خرید کر فی چیز تین روپیہ بھی بچت ہو تو مجموعی طور پر تیس روپے بچت ہو سکتی ہے۔ صابن، گھی، چائے کی پتی، مٹی کا تیل وغیرہ ہر چیز کی بڑی پیکنگ سے مسلسل بچت ہو گی۔

آخر پر یہ ہلکی پھلکی گزارش کہ ہم لوگوں میں یہ عجیب رجحان پایا جاتا ہے کہ چیز کو دیکھ کر ضرورت

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بیت المقدس میں اسرائیلی بستی کی تعمیر شروع

مشرق وسطی کے امن میں ایک نئی اور بڑی واضح دراڑ ڈالنے کا کام اس وقت شروع کردیا گیا ہے جب اسرائیل کی انتہا پسند حکمران جماعت لیکوڈ پارٹی نے بیت المقدس میں اسرائیلی بستی کی تعمیر کے کام کے لئے بلڈوزر بھیجے جو بنیادیں کھودنے کے لئے ابتدائی طور پر پہاڑی جگہ کو ہموار کر رہے ہیں۔ اس کام کے آغاز کے ساتھ ہی علاقے میں آباد فلسطینی نوجوانوں نے کام کرنے والوں پر پتھراؤ شروع کردیا۔ اور ٹائر جلا کر راستے بلاک کرنے کی کوشش کی۔ اسرائیلی پولیس نے جو اس صورت حال کے لئے تیار تھی جوابی اقدامات کئے اور مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے اپنی کارروائی کی۔ فوری طور پر پہلے دن کی اس کارروائی کا نتیجہ کوئی جانی یا مالی نقصان کی صورت میں برآمد نہیں ہوا۔ لیکن اس بات کا خدشہ بڑے واضح طور پر محسوس کیا جارہا ہے کہ اس تعمیر کے شروع ہونے کے ساتھ ساتھ یہ جگہ مستقبل بدامنی کا گڑھ بن جائے گی اور معمولی پتھراؤ سے بڑھ کر بات آگے بھی بڑھے گی اور مستقبل میں جانی و مالی نقصان کے واضح خدشات موجود ہیں۔

○○○

دو اہم ملاقاتیں

عالمی سیاسی منظر میں آج کل دو اہم ملاقاتیں زیر بحث ہیں۔ ایک تو ہلسنکی میں روس اور امریکہ کے صدر کی ملاقات ہے اور دوسری آئندہ ہفتے ماسکو میں روس کے صدر بورس یلسن اور بھارتی وزیر اعظم دیوی گاؤڑا کے درمیان ہونے والی ملاقات ہے۔

چند روز پیشتر روس کے صدر بورس یلسن نے ایک بیان میں یہ بات واضح کی تھی کہ وہ امریکہ کو دنیا کی واحد سپر طاقت قرار نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا تھا کہ چین اور بھارت بھی دنیا کی اہم طاقتیں ہیں۔ ان کے اس بیان کو امریکی صدر کے سے ملاقات اور بھارتی وزیر اعظم سے متوقع ملاقات کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو اس بات کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ماضی میں ایک مرحلے پر یہ بات کہی گئی تھی کہ شاید مستقبل کے سیاسی نقشہ میں امریکہ کی مخالفت میں تین بڑے ملک متحد ہو جائیں گے۔ اور یہ ملک ہیں روس چین اور بھارت۔

جہاں تک سپر طاقت ہونے کا تعلق ہے امریکہ کے بعد روس اور چین کا ذکر تو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بھارت کو اس فہرست میں شامل کرنا صدر بورس یلسن کی سیاسی چال تو کہی جاسکتی ہے لیکن اسے مبنی بر حقائق قرار نہیں دیا جاسکتا۔

بھارت بنیادی طور پر تیسری دنیا کا ایک غریب ملک ہے۔ جس کا سب سے بڑا مسئلہ اپنے ملک کی غربت ہے۔ آبادی رقبہ اور وسائل کی بہت بڑی دولت کے باوجود اس ملک کے مسائل ہیں کہ 50 سال میں حل ہونے کی بجائے بڑھتے ہی جارہے ہیں۔ صوبوں میں علیحدگی پسندی کے رجحانات اس قدر طاقتور ہو رہے ہیں کہ مبصرین یہ پیش گوئیاں کرتے ہیں کہ ایک دن بھارت کئی چھوٹے ملکوں میں بٹ جائے گا۔ اس ساری صورت حال میں صرف بھارتی فوج اور اس کی اسلحہ کی طاقت ایک ایسی چیز ہے جو اسے ایک بڑا ملک بناتی ہے۔ بھارت کے پاس لاکھوں کی تعداد میں آرمی، پھر فضائیہ کے ہزاروں طیارے اور بحری قوت کی موجودگی اس کی طاقت میں نمایاں اضافہ کرتی ہے۔ بھارت اپنے ایٹمی پروگرام پر بھی کسی مفاہمت کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ بھی اس کی ایک اضافی طاقت ہے۔

اس کے ساتھ اگر چین کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ چین نہ صرف ایٹمی طاقت ہے زبردست فوجی قوت ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ چین ایک بہت بڑی اقتصادی اور صنعتی طاقت بن چکا ہے۔ چین کی مصنوعات جن میں الیکٹرانکس، بچوں کے کھلونے، کمپیوٹر اور بے شمار دوسری اشیاء شامل ہیں میں وہ یورپ اور امریکہ کی مارکیٹوں میں چھائی ہوئی ہیں۔ چین کسی علیحدگی پسندی کے مسئلے سے بھی دوچار نہیں۔ اس کا سیاسی نظام بے حد مضبوط بنیادوں پر استوار ہے اور بھارت کی طرح ہر چند سال کے بعد حکومت بھی نہیں بدلتی جس کی وجہ سے ترقیاتی منصوبہ بندی کی رفتار میں بھی فرق نہیں آتا۔ چین نے روس کے ساتھ اپنا سالہا سال پرانا سرحدی تنازعہ بھی طے کرلیا ہے اس طرح سے اس کا کسی ہمسایہ ملک کے ساتھ کوئی تنازعہ باقی نہیں رہا۔ بھارت کے ساتھ سرحدی سمجھوتہ بھی طے ہوچکا ہے۔

یہ ساری باتیں اور اقتصادی ترقی کا مسلسل اوپر اٹھنے والا گراف اس کو ایک مضبوط سپر طاقت کے روپ میں ڈھالتا چلا جارہا ہے۔ بھارت تو اس کے پاسنگ بھی نہیں۔

○○○

البانیہ میں امن ہوگیا

البانیہ میں قومی اتحاد کی حکومت ملک میں امن قائم کرنے کی کوششوں میں کسی حد تک کامیاب ہوگئی ہے۔ بی بی سی کے مطابق دارالحکومت ترانہ میں ٹرانسپورٹ پھر سے چلنے لگ گئی ہے۔ اور سرکاری ملازمین اپنے کاموں پر واپس آگئے ہیں۔ تاہم رات کا کرفیو، اخبارات اور غیر ملکی ٹیلی ویژنوں پر سنسر کی پابندی بدستور عائد ہے۔ بعض اخبارات کے ایڈیٹروں نے احتجاج کے طور پر اپنے اخبارات کی اشاعت بند کردی ہے۔ دریں اثناء یورپی یونین کا وفد قومی اتحاد کی حکومت کے عہدیداروں اور صدر صابر برشہ سے بھی ملاقات کرے گا اور ملک میں پرسکون صورت حال کے قیام کے لئے یورپی یونین کی خدمات پیش کرے گا۔ البانیہ میں حالیہ گڑبڑ کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔ ملک میں گڑبڑ کے بعد ڈالر کی ریل پیل ہوچکی ہے۔ جو امریکی مداخلت کی ایک واضح نشانی ہے۔

رشید احمد چوہدری- لندن

ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں لندن میں دو تقاریب

کچھ عرصہ پہلے امپریل کالج آف سائنس میں پروفیسر عبدالسلام کی زندگی اور کارناموں پر ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک تقریب کا اہتمام پاکستانی سائنس دانوں نے کیا جس میں دنیا کے مشہور سائنسدان اکٹھے ہوئے مقررین نے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ بلا کے ذہین تھے اور ایک اعلیٰ پایہ کے سائنس دان تھے۔ خاص طور پر انہوں نے تیسری دنیا میں سائنسی علوم کو ترویج دینے کے لئے عدیم المثال کام کیا۔

مقررین میں زیادہ تر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے رفیق کار اور طالب علم تھے۔

امپریل کالج کے پروفیسر Kibble جو ڈاکٹر عبدالسلام کے رفیق کار تھے اور آجکل تھیوریٹیکل فزکس کے ہیڈ ہیں نے اپنی تقریر میں پروفیسر عبدالسلام کی سائنس کے میدان میں کامیابیوں کی تفصیل بیان کی۔

سیمینار میں مختلف یونیورسٹیوں میں تدریس پانے والے طلباء بھی موجود تھے یونیورسٹی آف تسمانیہ کے پروفیسر R Del Bourge نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام طبیعات کے میدان میں تحقیق کرنے والے عظیم سائنسدان تھے۔ انہوں نے کہا کہ تیسری دنیا کے مختلف سائنسی پراجیکٹ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہی مرہون منت ہیں۔ ان کی زندگی دوسرے سائنسدانوں کے لئے ایک عملی نمونہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی ریسرچ سے سائنس کے میدان میں سوچنے کا انداز ہی بدل دیا ہے۔ ان کے لیکچر نہایت عالمانہ مگر آسان فہم ہوتے تھے۔ اتنے بڑے مرتبہ پر پہنچنے کے باوجود بحیثیت انسان وہ انتہائی شریف' ملنسار اور عاجزانہ خصلتیں رکھتے تھے۔

ڈاکٹر فہیم حسن نے اپنے مقالہ "پروفیسر عبدالسلام اور پاکستان میں سائنسی اور ٹیکنیکی علوم" پر پڑھا۔ جس میں انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ بدقسمتی سے پاکستان کے راہنماؤں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے مشوروں کو زیادہ اہمیت نہ دی۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے بٹوارہ کے وقت پاکستان میں اعلیٰ سائنسی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہ تھا۔ اس کے بالمقابل ہندوستان میں مدراس اور مغربی بنگال میں اعلیٰ پیمانہ کے سائنسی انسٹی ٹیوٹ قائم تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنسی علوم نیز سائنس میں ریسرچ کو ترویج دینے کی کوشش کی ان کی خواہش تھی کہ سائنس کے معیار کو بین الاقوامی سطح پر لایا جائے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب 1961ء سے 1974ء تک صدر پاکستان کے سائنسی مشیر رہے یہ وہ دور ہے جب پاکستان نے سائنس اور اقتصادیات کے میدان میں خوب ترقی کی۔

اجلاس میں بتایا گیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام Pakistan Space and Upper Atmosphere Committes (Sparco) کے بانی صدر تھے اس کے علاوہ وہ ملک کی کئی سائنسی تنظیموں کے بانی تھے ان کی بہترین کارکردگی پر انہیں ستارہ پاکستان بھی دیا گیا۔

ڈاکٹر فہیم حسن نے کہا کہ اس وقت کے پاکستان کے سیاسی راہنما ڈاکٹر عبدالسلام کو نظر انداز کرتے رہے کیونکہ ان کے نزدیک سائنس کے میدان میں ترقی ثانوی حیثیت رکھتی تھی۔ اس کے باوجود ڈاکٹر عبدالسلام نے ہمت نہ ہاری اور مختلف موقعوں پر سائنسدانوں کو ملک میں سائنس کی ترقی کی طرف آمادہ کرتے رہے۔ ڈاکٹر فہیم حسن نے بتایا کہ ملک کے حکمرانوں کے اس سلوک کی وجہ سے وہ افسردہ ضرور تھے مگر ناامید ہرگز نہ تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں دوسری تقریب جمعہ 21 فروری 1997ء ہائی کمیشن آف پاکستان میں منعقد ہوئی جس کا اہتمام برٹش ایسوسی ایشن فار پاکستان سٹڈیز اور پاکستان سوسائٹی نے کیا تھا۔ اس میں ممتاز سائنسدانوں نے پروفیسر عبدالسلام کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے سائنس کی ترقی کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہیں انہوں نے تیسری دنیا کے ممالک میں سائنسی تعلیم کو اس انداز سے بڑھایا کہ آج پوری دنیا اس سے مستفید ہو رہی ہے۔

مقررین میں امپریل کالج کے پروفیسر ٹام Kibble پروفیسر کرس ایشام برمنگھم یونیورسٹی کے پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر سعید درانی' پاکستان سوسائٹی اور برٹش ایسوسی ایشن فار پاکستان سٹڈیز کے صدر سر اولیور فوسٹر شامل تھے اس کے علاوہ متعدد اہم شخصیات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اصحاب بھی شامل تھے۔

مقررین نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام محب وطن تھے انہوں نے مرتے دم تک پاکستانی شہریت رکھی اور پاکستان میں ہی دفن کئے جانے کی وصیت کر رکھی تھی۔ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کے بانی تھے اور اٹلی میں قائم انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کے بانی ڈائریکٹر تھے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

پیدا کرلیتے ہیں حالانکہ حقیقی ضرورت پیدا ہونے پر ہی چیز خریدنی چاہئے اور پھر جس چیز کے بغیر گزارا ہو سکتا ہو اسے خریدنا اسراف ہی ہوگا جو ہمارے رب کو سخت ناپسند ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگ دست نہیں ہوتا۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

واضح قابل قبول زبان میں بیان کیا ہے۔ سلفیورک ایسڈ کی ایجاد آپ نے کی۔ آپ نے کیمیکل پروڈکٹس کو

Mineral vegetable animal

میں تقسیم کیا۔ آپ پہلے شخص تھے جس نے افیون اور حشیش کو بطور Anaesthesia کے استعمال کیا۔ نیز یہ بتلایا کہ ہر زندہ جسم پیچیدہ کیمیکل ری ایکشن سے کام کرتا ہے۔ پھلوں اور نباتات کو فرمینٹ کر کے الکحل بنانے کا سہرا بھی آپ کے سر ہے۔

میڈیسن میں مہارت دکھانے سے قبل الرازی ایک کامیاب کیمیادان تھے کہتے ہیں کہ ان کی بینائی پر دو کیمیائی تجربات کے دوران اس قدر برا اثر پڑا کہ انہوں نے اس کو چھوڑ ہی دیا۔ الرازی ارسطو کی نسبت افلاطون کے نظریات سے زیادہ متاثر تھے خاص طور پر افلاطون کی کتاب Timaeus ان کو بہت پسند تھی۔ جابر ابن حیان کے آپ معتقد تھے بلکہ بہت سے مقالہ جات کے عنوانات آپ نے جابر کی کتابوں اور مقالوں کے عنوانات سے ملتے جلتے رکھے۔ کیمیا میں آپ کی مشہور کتاب سر الاسرار کا لاطینی میں ترجمہ

Liber Secretorum Bubacaris

کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کتاب میں آپ نے خود جو تجربات کئے ان کی تفصیل

Distillation calcination crystallization

میں بیان کی آپ نے بہت سے کیمیکل سازوسامان اور لیبارٹری کے آلات جیسے

Beakers, shears, tongus, alembies, pestels, mortars

کا ذکر کیا۔ اس کتاب کا انگریزی H.E.Stapleton نے کیا اور اس میں 25 آلات کا ذکر کیا ہے جو آپ نے استعمال کئے تھے آپ کی کتابیں۔کتاب الحوی بیس جلدوں پر مشتمل تھی اس کا پندرھویں صدی میں لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا جو میلان اٹلی سے 1481ء میں شائع ہوا۔ اس کی نویں جلد علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہو کر بہت مقبول ہوئی۔ آپکی تصنیفات کی تعداد ایک سو سے زیادہ بنتی ہے خاص طور پر کیمیا کی کتابیں یوروپ میں علم کیمیا کا سرچشمہ مانی جاتی رہیں پرنسٹن یونیورسٹی نیو جرسی امریکہ کے چرچ میں داخل ہوتے ہی ایک دریچہ میں ذکریا الرازی کا مجسمہ نصب ہے اسی طرح پیرس (فرانس) یونیورسٹی کے سکول آف میڈیسن میں الرازی کی تصویر دیوار پر کندہ ہے۔ اسکے ساتھ ابن سینا کی تصویر بھی کندہ ہے۔ پیرس یونیورسٹی کی فیکلٹی آف میڈیسن میں 1395ء میں الحوی کی تمام جلدیں نصابی کتب ہونیکی بناء پر لائبریری میں محفوظ تھیں۔

کتاب الحوی Chaste Life کا لاطینی میں ترجمہ

Liber Dictus Alhavi 1486ء

میں شائع ہوا۔ اس کے بعد اسکے بہت ایڈیشن منظر عام پر آئے۔ آپتھالمولوجی پر آپکی تحریروں کے مجموعے کا جرمن میں ترجمہ W.Brunner نے برلن سے 1900ء میں شائع کیا نیز ایک اور جرمن کتاب

Geschichte der Medizin

کو Neuberger نے 1911ء میں شائع کیا جسمیں الرازی کی زندگی کے کارناموں پر جامع مقالہ شامل ہے انگریزی میں آپکی زندگی پر

The life & Works of Rhazes

کو ایک یوروپین عالم George Ranking نے 1913ء میں لندن سے شائع کیا۔ آپ صحیح معنوں میں دنیا کے سب سے پہلے کیمسٹ تھے۔ اپنی کتاب

Dubitations in Galenum

میں یونانی فلاسفر اور طبیب جالینوس پر تنقید کی اور ان دوسرے سکالرز کی تنقید بھی شامل کی جو آپ سے پہلے اسکالرز گیلن پر کر چکے تھے اس کتاب کے تین سو سال بعد ہسپانوی مصنف Maimonide نے الرازی کا حوالہ دیتے ہوئے خود گیلن پر تنقید اپنی کتاب Aphorisms کے پچیسویں باب میں کی۔ میڈیسن اور کیمیا کے علاوہ آپ نے تھیالوجی۔ فلاسفی۔ ریاضی۔ نیچرل سائنس۔ اور علم فلکیات پر بھی کتابیں لکھیں جن میں آپ نے مندرجہ ذیل موضوعات پر خیالات کا اظہار کیا

Nutrition, motion, space, time, growth, putrefaction, meteorlogy and Optics.

آپ کے علمی نظریات اور آراء کا ابوریحان البیرونی پر بہت اثر تھا البیرونی نے آپ کی سوانح حیات لکھی نیز آپ کی کتابوں کی ببلیوگرافی تیار کی سائنسی امور میں انہوں نے خود کو الرازی کا معتقد بیان کیا۔ اگرچہ مذہب اور فلسفہ کے میدان میں وہ ان سے متفق نہ تھے۔

بقیہ صفحہ 1

کام کو کرے گا۔ تو خدا تعالیٰ اس نیک نیتی کے باعث اس کو اس نیک کام کے سرانجام دینے کی توفیق دے گا۔ اور خدا آپ اس کو ہمت دے گا۔ اور اس کی طرف سے نصرت اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے آئے گی۔

دیکھو ابوعبیدہؓ اس کام سے انکار نہیں کرتا جس پر اسے متعین کیا جاتا ہے۔ اور ابوعبیدہؓ وہ شخص ہے جسے امین تو کہہ سکتے ہیں، لیکن امت کا سپاہی اور جری نہیں کہہ سکتے۔ جیسے کہ خالدؓ بن ولید کو کہہ سکتے ہیں۔ مگر ابوعبیدہؓ سے جو کام ہوا۔ وہ خالدؓ سے نہیں ہوا۔ اس لئے نہیں کہ وہ اہل تھے یا اپنے آپ کو اس کام کا اہل جانتے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اس کام کو خدا کے لئے اپنے ذمہ لیا تھا۔ اور خدا کے مقرر کردہ انتظام کے ماتحت لیا تھا۔ اس لئے خدا نے ان کی مدد کی۔ اور ان کے ذریعہ نہایت عظیم الشان فتوحات حاصل ہوئیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو خدا کے لئے اٹھتا ہے۔ خدا اس کی مدد فرماتا ہے۔ تو ایک موقع پر دنیاوی حکومتوں میں ڈپٹی۔ نائب تحصیل دار، کلرک کو اجازت ہے کہ وہ استعفیٰ دے دیں مگر دین کے انتظام میں عذر کا موقع نہیں ہے۔ جو ایسا کرتا ہے۔ اس کے دل پر زنگ بیٹھ جاتا ہے۔ پھر جب وہ دوسری دفعہ انکار کرتا ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر جب تیسری دفعہ انکار کرتا ہے تو تیسرا نقطہ لگ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے کہ اس شخص کا یہ بار بار کا انکار اس کو ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔ پس جتنا وہ انکار کرتا ہے اتنا ہی اس کا ایمان مرتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھنے کی توفیق دے اور وہ اطاعت پیدا کرے۔ جو وہ اپنے بندوں میں چاہتا ہے کہ پیدا ہو۔ آمین

(از خطبہ 10۔ اکتوبر 1919ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز بشیر احمد ابن مکرم رانا لطف الرحمٰن خالد صاحب دارالعلوم شرقی بوجہ بخار بیمار ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ مدرستہ الحفظ طالبات اور عائشہ دینیات کلاس

○ ربوہ کی پرائمری پاس طالبات جو کلام الٰہی حفظ کرنا چاہتی ہوں مورخہ 3۔ اپریل صبح 10 بجے انٹرویو کے لئے عائشہ دینیات اکیڈمی (لجنہ بیرکس) میں حاضر ہو جائیں طالبہ ذاتی شوق رکھتی ہو تلفظ درست ہو اور صحت اچھی ہو۔

عائشہ کلاس درجہ اولیٰ میں داخلہ یکم اپریل تا 15 اپریل تک جاری رہے گا میٹرک، ایف اے اور بی اے پاس طالبات داخلہ لے سکتی ہیں روزانہ صبح 9 بجے درخواست داخلہ اور انٹرو لیا جائے گا۔

(پرنسپل عائشہ دینیات کلاس)

ڈاکٹر عبدالسلام

○ خاکسار اپنے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل انعام یافتہ کی سوانح لکھ رہا ہے۔ میں اپنے بزرگوں اور دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ مکرم بھائی جان کے بارے میں کوئی واقعات ان کے علم میں ہوں جو اب تک شائع نہیں ہوئے خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

عبدالحمید چوہدری
N-19 ڈیفنس سوسائٹی لاہور

تصحیح

○ الفضل مورخہ 97-3-20 کے صفحہ نمبر 4 میں مشہور ہندوستانی ریاضی دان کا نام "سری نواس رامانوجن" پڑھا جائے۔

(ادارہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 26-مارچ 1997ء

12-00	رات-جرمن پروگرام-
1-00	اردو کلاس (نیا)-
2-00	اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-45	ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-00	فرنچ زبان سیکھئے-
4-30	حکایات شیریں (نیا)-
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر-
6-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00	طبی معاملات-دل امراض مہمان-ڈاکٹر مسعود الحسن نوری- ماہر امراض قلب میزبان-ڈاکٹر ثاقب سامی-
8-00	صبح-اردو کلاس-(دوبارہ)-
9-00	فرنچ زبان سیکھئے-
10-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس-حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-97-3-25 (دوبارہ)-
11-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر-
12-00	دوپہر-روسی پروگرام-
1-00	اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-55	لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
2-55	اردو کلاس-(دوبارہ)-
3-55	بنگالی پروگرام-
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	عربی زبان سیکھئے-
6-00	افریقین پروگرام-
7-00	رات- نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00	سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب
9-00	لقاء مع العرب-
10-00	فرنچ پروگرام-
11-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ پاکستان کے فرقہ وارانہ تشدد میں ایران ملوث نہیں ہے۔ پاکستان فرقہ واریت کے ناسور کے خاتمے کے لئے ایران کے تجربے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ انہوں نے ماضی قریب میں ایسے واقعات کی واشگاف مذمت کی ہے۔ ہماری مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایرانی صدر نے دوٹوک انداز میں تمام الزامات کی تردید کر دی ہے۔ افغانستان میں مداخلت نہیں کر رہے۔ ہم سب کے ساتھ ہیں۔ افغان گروپوں کو تہران بلایا گیا۔ مگر طالبان نہیں آئے۔ اس مسئلے کا حل فوجی نہیں ہے۔ امریکہ اور اسرائیل مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں۔

○ ایران کے صدر نے اسلام آباد میں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے مسئلے پر ہم نے ثالثی کی پیشکش کی تھی جسے پاکستان نے قبول کر لیا لیکن بھارت اس پر راضی نہیں ہوا۔

○ اعلان اسلام آباد میں اسرائیل کے ساتھ قیام امن کے عمل کا ذکر کرنے پر ایران نے سخت احتجاج کیا اور اسے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مترادف قرار دیا۔ ایران کے وفد نے جو صدر اور وزیر خارجہ پر مشتمل تھا اجلاس کے دوسرے حصے کا بائیکاٹ کر دیا اور اڑھائی گھنٹے تک دوسرے مندوبین سے تکرار کی۔

○ بی بی سی کا خیال ہے کہ اسلامی ممالک کے سربراہ اپنے مقاصد کو حقیقت کا روپ نہ دے سکے۔ اس تنظیم کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اسرائیل کی مذمت کرنا یا جنگ زدہ متاثرہ علاقوں یعنی کشمیر اور بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے اظہار یکجہتی ہمیشہ آسان عمل رہا ہے۔ سعودی عرب دولت کے بل بوتے پر اسلامی کانفرنس پر حاوی رہا اور اسے مغرب نوازوں کا بلاک بنانے کی بھی کوشش کی۔ اگلی چیئرمین شپ ایران کے پاس جانے پر سعودی عرب خاصا جز بز ہے۔ اسلام آباد میں کانفرنس کی افادیت کے بارے میں بہت سے مسلمان ضرور مشکوک ہوں گے بہت سے پاکستانی یہ سوال کرنے پر حق بجانب ہیں کہ یہ خطیر رقم کسی بہتر جگہ خرچ نہیں کی جا سکتی تھی؟ بی بی سی کا کہنا ہے کہ یہ تنظیم دیگر تنظیموں یعنی عرب لیگ' آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی وغیرہ ہی کی طرح غیر موثر اور بے جان ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر مجھے دس دن کے لئے اقتدار دے دیا جائے تو لوٹی ہوئی پائی پائی وصول کر لوں گا۔

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ حمام میں سب ننگے ہیں احتساب کون کرے؟ نواز شریف نے کرپٹ انسان کو وزیر بنا دیا دینی مدارس کے خلاف ڈوری امریکہ سے ہلتی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ اعجاز نثار نے کہا ہے کہ میں نے چوہدری فاروق کو اٹارنی جنرل بنانے کی مخالفت نہیں کی۔ تاہم ان کے خلاف توہین عدالت کے مقدمات زیر سماعت ہیں۔

○ سپریم کورٹ نے وزیراعظم کے حکم پر فیصل آباد کی کھلی کچہری میں اعلیٰ افسران کو ہتھکڑیاں لگانے کا از خود نوٹس لے لیا۔ عدالت نے آئین کے آرٹیکل نمبر 184(3) کے تحت آئی جی پنجاب کو حکم دیا ہے کہ جن افسران کو ہتھکڑیاں لگائی گئی تھیں ان کو بدھ دو بجے اسلام آباد میں چیف جسٹس کے چیمبر میں پیش کیا جائے۔ فاضل چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے اخباری خبروں پر از خود یہ نوٹس لیا ہے۔ یاد رہے کہ وزیراعظم نواز شریف نے فیصل آباد کی کھلی کچہری میں سات گھنٹے تک فیصل آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (ایف ڈی اے) اور واسا کے تین اعلیٰ افسران کے خلاف کیس سنا اور ان کو کروڑوں روپے کی خورد برد کا مجرم پایا۔ اس کے بعد انہوں نے کھلی کچہری میں تین اعلیٰ افسران کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ پولیس نے موقع پر ہی تینوں افسروں کو ہتھکڑیاں لگا دیں۔

○ ایرانی صدر نے پریس کانفرنس میں کہا کہ کشمیریوں پر مظالم ایران کے لئے بھی باعث تشویش ہیں۔ کشمیر کے بارے میں اسلامی ممالک مل کر بھارت پر دباؤ ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی کانفرنس مسلمانوں کو درپیش مسائل حل نہیں کرا سکی۔

○ پنجاب میں آٹے کی قلت مزید سنگین صورت اختیار کر گئی ہے انتظامیہ کے دعوے محض بڑھکیں ثابت ہوئے۔ لوگ چاول اور دیگر اشیاء کھا کر جسم اور روح کا رشتہ برقرار رکھ رہے ہیں۔ لاہور' پنڈی بھٹیاں' راولپنڈی میں آٹے کی شدید قلت ہے۔ ملوں والے آٹا افغانستان سمگل کر رہے ہیں۔

○ سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سربراہ کانفرنس میں نے بلائی تھی۔ صدر نے مجھے مدعو نہ کر کے میری توہین کی ہے۔ کانفرنس میں شرکت نہ کرنے پر مجھے افسوس ہوا ہے۔ کانفرنس کے ابتدائی آرگنائزر اور سابق وزیراعظم کی حیثیت سے مجھے موجود ہونا چاہئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ صدر کا رویہ میرے خلاف طویل عرصے سے جاری سازش کا حصہ ہے۔ مجھے منظر سے نہیں ہٹایا جا سکتا۔ انہوں نے یہ باتیں غیر ملکی نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

○ پیر صاحب پگارہ نے کہا ہے کہ احتساب ناممکن ہے۔ اگر ہوا تو مہربان ہی کریں گے۔ جب تک زبردست بالا دست نہیں ہوتا۔ موجودہ نظام جوں کا توں رہے گا۔ عرصہ سے خواہش تھی کہ کوئی ہنستا مسکراتا گورنر ملے وہ ہمیں مل گیا ہے۔

سنہری موقعہ
دوکانات برائے کرایہ
چند دوکانات واقع مارکیٹ سردار مہر شاہ ناصر آباد جو باموقع ہیں۔ کرایہ کیلئے موجود ہیں پہلے آئیے پہلے پایئے کی بنیاد پر دستیاب ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب صدر محلہ کی تصدیق سے فوری رابطہ کریں۔
سید محمد نواز شاہ
مہر شاہ مارکیٹ ناصر آباد ربوہ
فون : 211616

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت سٹاف (خواتین)
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ انگلش میڈیم میں مندرجہ ذیل مضامین کیلئے ٹیچنگ سٹاف کی ضرورت ہے
1- انگلش : ایم اے/بی اے انگلش لٹریچر 3 آسامیاں
2- میتھ : بی ایس سی (میتھ) 3 آسامیاں
3- جنرل مضامین: ایم اے/بی اے 4 آسامیاں
4- لائبریرین: BA/FA 1 آسامی
درخواستیں مکمل کوائف کے ہمراہ 3 اپریل 1997ء تک ادارہ کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ • انٹرویو مورخہ 5 اپریل 1997ء کو صبح 10 بجے ہوگا اصل اسناد ہمراہ لائیں۔
پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ دارالرحمت وسطی راجیکی روڈ ربوہ